بسم الله الرحمن الرحيم

مبارک ثانی قادیانی کیس کے حقائق و اثرات

پیشکش: صدائے قلب

27 جولائی 2024

غیر کے لیے اپنی آخرت تباہ کرنا

ملک پاکستان کے سیاسی لیڈر اور عدلیہ ضمیر فروشی میں تو عرصے سے اپنی خدمات پیش کر کے ملک کو دن بدن برباد کر رہے ہیں اب بات ایمان فروشی تک بھی پہنچ چکی ہے کہ کرسی اور چند پیسوں کے لیے اپنے وطن اور مسلمان بھائیو پر ظلم وستم کرتے ہوئے کفار کے سہولت کار بنے ہوئے ہیں اور غیر مسلموں اور قادیانیوں کو خوش کرنے کے لیے اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''من أسوأ الناس منزلة ، من أذهب آخرته بدنيا غيره'' ترجمہ: لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو غیر کی دنیا کے لئے اپنی آخرت خراب کرے۔

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل، جلد5، صفحہ358، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ختم نبوت اسلام کا بنیادی نظریہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی نظریہ ہے جو قرآن وحدیث سے بالکل واضح ہے جس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں۔ قرآن پاک میں ہے ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

(سورۃ الاحزاب، سورۃ33، آیت40)

صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے ''أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ'' ترجمہ: میں سارے انبیاء کرام میں آخری ہوں۔

(صحيح مسلم، كتاب الفضائل ،باب ذكر كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين، جلد4، صفحہ1791، حدیث2286، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

بخاری ومسلم کی حدیث پاک ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي'' ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ''لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي'' ترجمہ: میرے بعد نبوت نہیں۔

(صحيح البخاری، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، جلد6، صفحہ3، حدیث4416، دار طوق النجاة، مصر★ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، جلد4، صفحہ1871، حدیث2404، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

بلکہ حضور علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کے بعد اب کسی کا نبوت کی تمنا کرنا بھی کفر ہے۔ اعلام بقواطع

الاسلام میں ہے ”لو تمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلك والظاهر انه لافرق بین تمنی ذلك باللسان او القلب مختصراً“ ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے۔

(الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، صفحہ 352، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول، ترکی)

شریعت و قانون کی نظر میں قادیانیوں کی حیثیت

شریعت کے ساتھ پاکستان کے قانون کے مطابق بھی قادیانی مرتد ہیں اوران کو اپنی مذہب کے تبلیغ کی اجازت نہیں۔ لیکن ایک عرصے سے قادیانی اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح ان کے لیے کوئی قانونی رعایت نکل جائے اور اس کے لیے کئی سیاسی لیڈر اور سرکاری افسران سے رابطے بھی کیے گئے بلکہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ تک بھی قادیانی اپنا رونا روتا رہا۔ قادیانیوں کی دولت کہیں یا انگریزوں کا اشارہ کہ جس کے نتیجے میں کئی لیڈروں نے نرم رویے دکھائے لیکن علمائے کرام اور مسلم عوام کی پرزور کوشش سے وہ کامیاب نہ ہو سکے، بالآخر عدلیہ کو استعمال کیا گیا جہاں ممتاز قادری کو پھانسی دے کر آسیہ مسیح کو رہائی دی گئی تھی، اسی کورٹ نے قادیانیوں کو لیے ایک راہ مبارک ثانی قادیانی کیس میں کھولی ہے۔

مبارک ثانی قادیانی کیس کا پس منظر

ملزم مبارک ثانی قادیانیوں کے مدارس کا مرکزی مبلغ ہے یہ قادیانی نوجوانوں لڑکیوں لڑکوں کی قادیانیت کی تبلیغ کا ٹرینر ہے۔

ملزم مبارک ثانی، قادیانیت مذہب کے بانی مرزے غلام احمد قادیانی کذاب کے پڑپوتے اس کے پانچویں خلیفہ مرزا شریف احمد کے پوتے مرزا منصور احمد و ناصرہ بیگم کے بیٹے مرزا مسرور احمد کا استاد رہا ہے۔

7 مارچ 2019ء چناب نگر میں قادیانی تعلیمی اداروں کی مشترکہ تقریب منعقد ہوئی، جس میں لڑکوں اور لڑکیوں میں مرزا محمود کی تفسیر صغیر تقسیم کی گئی۔ یہ وہ تفسیر تھی جو ختم نبوت اور قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف تھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔

6دسمبر 2022 کو تفسیر صغیر کی تقسیم پر تھانہ چناب نگر میں اس تفسیر کے تقسیم کرنے پر مبارک ثانی پر 295b اور 295c اور قرآن ایکٹ 2011ء کے تحت مقدمہ درج کرایا گیا۔

مارچ 2019 تا نومبر 2022 تک کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

ایک سال بعد مبارک احمد ثانی قادیانی کو گرفتار کیا گیا۔ اس کی گرفتاری پر قادیانیوں نے چناب نگر تھانہ پر حملہ بھی کیا۔ جس پر کوئی بھی قانونی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ ملزم مبارک ثانی قادیانیوں کے مرکز ربوہ سے گرفتار کیا گیا۔

ملزم مبارک ثانی سافٹ وئیر ہاؤس سے تحریف شدہ قرآن انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کروانے و منظم انداز سے اسے پاکستان بھر میں تقسیم میں ملوث تھا ملزم سے بھاری تعداد میں تحریف شدہ ترجمہ قرآن و دیگر کتب برآمد ہوئے تھے۔

پھر کیس سیشن کورٹ میں گیا ملزم مبارک احمد ثانی قادیانی پر فرد جرم عائد ہوئی، ایڈیشنل جج راجہ اجمل نے ستمبر 2023 میں اس قادیانی کی ضمانت خارج کر دی۔

بعد میں ضمانت کا کیس ہائی کورٹ لاہور میں گیا نومبر 2023 میں جسٹس فاروق حیدر نے ضمانت خارج کر دی۔

اب قادیانی مبارک کی ضمانت کا کیس سپریم کورٹ میں گیا، قادیانیوں نے ضمانت کی درخواست دی تو 6 فروری 2024 کو ملزم مبارک احمد قادیانی کو ضمانت پر سپریم کورٹ نے بری کر دیا۔ افسوس عدالت کی مرازائی نوازی ظاہر ہو گئی۔ اس پر ملک بھر میں صدائے احتجاج بلند ہوئی ،جس پر حکومت پنجاب، اور دینی جماعتوں نے سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ جس پر سپریم کورٹ نے 26 فروری 2024 کو ملک کے اہم اداروں سے رائے طلب کی۔ جن میں دیگر اداروں کے ساتھ مستند مفتیان کرام نے بھی اپنی رائے دی۔

پھر 29 مئی کو سماعت ہوئی۔ سماعت تین رکنی سپریم کورٹ کے بینچ نے کی۔ جس کے سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان قاضی فائز عیسیٰ، جسٹس عرفان سعادت خان اور جسٹس نعیم اختر افغان تھے۔

اسلامی نظریاتی کونسل اور دوسرے اداروں نے اپنی علیحدہ آراء جمع کرائیں۔ان تمام اداروں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ چیف جسٹس کا قادیانی مبارک احمد ثانی کیس کی ضمانت کا فیصلہ درست نہیں۔

گورنمنٹ پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل، مدعی کے وکلاء اور دیگر تیس کے لگ بھگ ادارے / شخصیات جو نظر ثانی میں فریق تھے۔ سب تحریری طور پر متفق تھے کہ عدالتی فیصلہ درست نہیں۔

ملزم مبارک ثانی کی سپریم کورٹ سے محض 5 ہزار روپے پر ضمانت کے بعد نظر ثانی کیس میں پہلی ہی سماعت بمورخہ 26 فروری 2024 کو چیف جسٹس قاضی فائز عیسی کا مدعیان مقدمہ سے تلخ رویہ، بات بے بات طعنہ بازی، تضحیک آمیز انداز، موکل کو بولنے نہ دینا اور بہت کچھ ظاہر کیا گیا تھا جو صاف قادیانیوں کو سپورٹ تھی۔

پاکستان کے سب سے بڑے منصف مسند انصاف پر تحکمانہ انداز سے اس کیس میں پہلے ہی دن سے مسلمانان پاکستان بالخصوص علما کرام سے رعونت سے پیش آتے رہے جبکہ قادیانیوں کے بدنام زمانہ وکیل عثمان کریم الدین کو نظر ثانی کیس کی پہلی ہی سماعت پر سماعت کے کچھ ہی لمحات کے بعد قریبا 45 منٹ سنا قادیانی وکیل کی گفتگو میں نہ مخل ہوئے نہ اسے لقمہ دیا جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کے وکیل اور علمائے کرام کو بولنے نہ دیا گیا۔ بلکہ بے تکی اور غیر ضروری بات شروع کی کہ ان جملہ علما سے اچانک مسلمان کی تعریف پوچھ لی ۔جب اسلام کی علمائے کرام نے تعریف مختلف انداز میں پیش کی تو کورٹ میں غیر مسلم قادیانی وکلا و UN کے وفود کو چیف جسٹس یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگئے کہ یہ سب مسلمان ایک نہیں ہیں۔

اس سماعت میں جو عالم دین روسٹرم پر بولنے لگتے چیف جسٹس قاضی فائز عیسی پہلے تو ان سے روسٹرم پر ایسے برتاؤ کرتے جیسے وہ کلاس کے بچے ہیں اور یہ موصوف ٹیچر ، پھر ہر کسی سے ایسے پوچھتے کہ اس کیس میں آپ کیا مدعی ہیں یا ادارے کے نمائندے وغیرہ وغیرہ جبکہ وہ جانتے تھے کہ نہ تو کوئی عالم دین غیر ضروری وہاں موجود تھا نہ ہی غیر ضروری بولنا چاہتا تھا اور یہ کہ جو آتا وہ اپنا تعارف خود بھی اچھے سے بیان کر ہی رہا تھا مگر یہ بار بار عجیب انداز میں رعب ڈال کر تعارف پوچھتے رہے جیسے ہی وہ عالم صاحب کیس کے حوالے سے روسٹرم پر کھل کے بولنے لگتے انہیں لقمہ دے کر یا تو خاموش کرا دیا جاتا یا مجبور کرا دیا جاتا کہ آپ غلط ہی ہیں۔

اگلی سماعت کی تاریخ پہلے تو 28 مئی 2024 جاری کی گئی مگر اچانک ہی 29 مئی 2024 جاری کردی گئی۔ اس اگلی سماعت پر جب علما موجود تھے چیف جسٹس قاضی فائز عیسی نے بارہا علما کے روسٹرم پر اپنا موقف دینے کے دوران انہیں قادیانیت بارے قانون وآئین کی تشریح کرنے پر ٹوکا کہ آپ صرف قرآن وحدیث کے مطابق موقف بیان کریں قانون وآئین مجھے نہ سکھائیں مجھے اچھی طرح قانون کا پتہ ہے۔

علما کو بولا آپ سب اپنا ایک ہی نمائندہ آگے کریں جب مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن صاحب کے مقرر کردہ نمائندے ایڈوکیٹ علامہ سید حبیب الحق شاہ صاحب نے گفتگو شروع کی اور چیف جسٹس کو قادیانیوں کے مذکورہ تحریف شدہ قرآن تفسیر صغیر کا سرورق دکھا کر توجہ دلائی کہ مبارک ثانی اس تحریف شدہ کتاب کو اصل قرآن مانتا سمجھتا اور اسی کی تبلیغ کرتا اور تقسیم کرتا رنگے ہاتھوں گرفتار ہوا ہے۔ تو چیف جسٹس جھینپتے ہوئے بولے میں نے یہ تفسیر صغیر کا سرورق نہیں دیکھا ہوا، مجھے دکھادیں۔ اس سے اندازہ ہوا کہ قانون جاننے کا دعوی کرنے والے چیف جسٹس تو اس کیس کو بھی صحیح طرح نہیں جانتے تھے جس کی بنا وہ قانون کا غلط سہارا لے کر ملزم مبارک ثانی کو ضمانت دے گئے۔

مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر تبصرہ

مبارک احمد ثانی کیس کے فیصلے پر نظر ثانی سے متعلق درخواستوں پر تین سماعتوں کے بعد بروز بدھ مؤرخہ 24 جولائی 2024 کو سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے قادیانیوں کے حق میں فیصلہ سنا دیا گیا۔

سپریم کورٹ کے طاہر نقاش اور مبارک ثانی کیس کے فیصلوں سے یہ بات طے ہوگئی ہے کہ قادیانیوں کو مذہبی آزادی اور گھر کی خلوت کے نام پر اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے نجی مخصوص اداروں کے اندر تحریف قرآن اور توہین رسالت کی اجازت دے دی گئی ہے کیونکہ قادیانیت محض انکار ختم نبوت نہیں بلکہ قرآن کی لفظی اور معنوی تحریف، تکفیر اہل اسلام، توہین رسالت اور اہل بیت وصحابہ رضی اللہ عنہم کی اہانت کا نام ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی وحی کا مجموعہ ''تذکرہ'' اس بات کی دلیل ہے کہ قادیانیت میں صرف معنوی تحریف ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کی لفظی تحریف بھی ہے۔

سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ شرعاً، قانوناً اور عقلاً باطل و مردود ہے کہ مسجد ضرار اور مسجد بنو حنیفہ کے لوگوں کی مسجد اور عبادت گاہ کو ضراراً، کفراً، تفریقاً اور ارصاداً کے طور پر استعمال کرنے سے عہد رسالت و خلفاء راشدین میں نہ صرف ان کو روکا گیا بلکہ ان عمارتوں کو منہدم کرتے ہوئے انہیں قرار واقعی سزا بھی دی گئی۔ اس بارے میں پیرا گراف 19 میں یہ کہنا کہ ' 'یہ عبادت گاہ جن لوگوں نے بنائی تھی انہوں نے اسے نام مسجد کا دیا تھا جس سے بعض مسلمان دھوکہ میں پڑ سکتے تھے جبکہ پاکستان کے قانون میں پہلے ہی سے یہ پابندی ہے کہ احمدی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی خود کو مسلمان کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔''

کورٹ کا یہ بیان بالکل غلط ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین نے منافقین اور منکرین ختم نبوت کو مذہبی آزادی کے نام پر کفر، ارصاد، تفریق اور ضرار کی اجازت نہیں دی بلکہ اس عمل سے ان کو روکا گیا۔ امام رازی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں :

''قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يُرِيدُ بِهِ ضِرَارًا لِلْمُؤْمِنِينَ وَكُفْرًا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ. وَقَالَ غَيْرُهُ اتَّخَذُوهُ لِيَكْفُرُوا فِيهِ بِالطَّعْنِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْإِسْلَامِ''

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ علیہ السلام جو کچھ اپنے ساتھ لے کر تشریف لائے وہ اس کا انکار کرنا چاہتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر نے کہا کہ انہوں نے یہ مسجد (ضرار) اس لیے بنائی تھی تاکہ اس مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام پر (نعوذ باللہ) طعنہ زنی کے ساتھ کفر کا ارتکاب کریں۔
(مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير، جلد16، صفحہ146، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

پیراگراف 4 میں یہ تسلیم کیا گیا ''مدرسۃ الحفظ، عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرسۃ البنات کی سالانہ تقریب نصرت جہاں کالج فار ویمن کے گراؤنڈ میں منعقد کی گئی جہاں تفسیر صغیر کو تقسیم کیا گیا اور یہ مبینہ واقعہ 2019 میں رونما ہوا'' قابل توجہ بات یہ ہے کہ یہ گھر کی چار دیواری اور گھر کی خلوت نہیں بلکہ مدرسہ واکیڈمی کی سالانہ تقریب ہے جو کالج کے گراؤنڈ میں منعقد کی گئی۔ اب اس گراؤنڈ کی تقریب کو بھی خلوت کا حق قرار دے کر تحریف شدہ ترجمہ قرآن تقسیم کرنے کی اجازت دینا عدل کے منافی ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا ذکر تو فیصلہ کے پیر گراف 47 میں کیا گیا تاہم ابن خطل اور اس جیسے گستاخوں کو جنہیں کعبے کے پردے میں بھی چھپے ہوں قتل کر دینے کا حکم دیا، یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔

پیراگراف 48 میں رحمت للعالمین ﷺ کے پیروکار ہونے کا تقاضا یہ بیان کیا گیا کہ "مسلمان اپنے مخالفین سے بھی حسن سلوک کا رویہ رکھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس کام میں ہے اور کیا ان کے اعمال سے رسول اللہ ﷺ خوش ہوں گے ؟"

یہاں اس بات کو مکمل نظر انداز کر دیا گیا کہ قرآن میں تحریف اور تنہائی میں توہین کی اجازت دینا کیا قرآن و سنت کی کسی نص یا اسلامی تاریخ کے کسی قاضی کے فیصلے سے ثابت ہے ؟ نیز یہ کہ کیا اس سے پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ اور ججز سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں گے یا سخت ناراض؟ یقیناً قرآن ایسے فیصلوں کے خلاف قیامت کے دن حجت بنے گا۔ اس فیصلہ کا سب سے زیادہ نقصان یہ ہو گا کہ اب قادیانیوں کو اپنا توہین قرآن، توہین رسالت، توہین اہل بیت، توہین صحابہ رضی اللہ عنہم اور تکفیر پر مبنی لٹریچر اپنے "گراؤنڈز اور کالجز ومدارس" میں چھاپنے، تقسیم کرنے، پڑھانے، بطور نصاب متعین کرنے کا قانوناً جواز مل جائے گا۔

قادیانیوں پر نوازشات

اس کیس میں غیر قانونی غیر آئینی فیصلہ دے کر چیف جسٹس قادیانیوں کے اعلانیہ سہولت کار ثابت ہوئے۔

چیف جسٹس کا دینی طبقات سے رویہ اس پوری نظر ثانی کیس کی سماعتوں میں متعصبانہ رہا۔

ملزم کے خلاف مسلمانان عالم کی طرف سے لوئر کورٹ میں کیس چل رہاہے سپریم کورٹ میں بھی تمام مسلمانان عالم کی طرف سے مشترکہ وکلا پینل کے ذریعے بہت مضبوط و مربوط انداز سے کیس چلایا گیا مگر اعلی عدلیہ بالخصوص چیف جسٹس قاضی فائز عیسی کی شروع ہی سے بدنیتی شامل ہے۔

سپریم کورٹ می ملزم مبارک ثانی نے کیس محض ضمانت کا دائر کیا تھا چیف جسٹس صاحب خواہ مخواہ قادیانیت نوازی کے چکر میں پورا کیس کھول کے اپنی عدالت لگا کے بیٹھ گئے۔ اصولی طور پر کیس نچلی عدالت سے اوپر پہلے ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ آتا، اس کیس کا معاملہ ابھی نچلی عدالتوں میں حل ہونا باقی تھا۔ جس بنیاد پر ملزم کو ضمانت

دی گئی قادیانیت کی تبلیغ سے زیادہ تحریف شدہ قرآن کی تقسیم کے جرم کو مد نظر رکھتے ہوئے ضمانت رد کرنا بنتی تھی قرآن کی تحریف شدہ نسخے قرآن پاک کہہ کر تقسیم کرنے کی سزا بلکل گول مول کر کے محض تبلیغ پیمانہ رکھا جاتا رہا اور اس فیصلے میں بھی رکھا گیا بلکہ یہ کہا گیا کہ ملزم نے تو تحریف قرآن کی ہی نہیں تو جناب تحریف شدہ قران کے نسخے بانٹنا کیا یہ ملزم کا جرم نہ تھا؟

تحریف شدہ قرآن کو تفسیر صغیر کی شکل میں قادیانیت مذہب کا تفسیر و ترجمہ قرآن قرار دے کر بعینہ اسے ہی اصلی قرآن مان کر تقسیم کرنا ملزم کا سنگین جرم ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ اپنی بائبل وید گرنتھ زبور تقسیم بطور اقلیتی مذہب تقسیم کرتے رہتے ہیں مگر اس کیس میں تشویش قرآن پاک کے تحریف شدہ ترجمے کو قادیانیت کی ترویج کے لیے تقسیم کرنے پہ اس لیے ہے کہ وہ اسے عام مسلمان کو قرآن کہہ کہہ کر دیتے اور پڑھا کر گمراہ کرتے ہیں تو ضمانت دیتے ہوئے اس تشویش کو سپریم کورٹ نے یکسر مسترد کیا اور ملزم کو شعائر اسلام کے قادیانیت کے حق یا اس کی ترویج کے استعمال کے خلاف واضح درج قوانین و آئین کو نظر انداز کیا۔

مزید یہ کہ قرآن پاک نماز روزہ سب کو قادیانیت کے مذہب کے مطابق درست سمجھا گیا اور دیگر مذاہب کے مذہبی آزادی کے قوانین کو قادیانیت کی تحریف شدہ قران سے دی جانے والی سراسر غیر اسلامی غیر آئینی تبلیغ سے جوڑ کر ضمانت دیتے ہوئے مذہبی آزادی قرار دے کر آئین پاکستان کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔

ضمانت کے کیس سے ہٹ کر کھلے عام قادیانیت کی ترویج تبلیغ پر اسلام و آئین سے متصادم رائے کو زبردستی حکم بنا کر اسلامیان پاکستان کی پہلے فیصلے سے 6 فروری 2024 کو نہ صرف دل آزاری کی بلکہ اس کے بعد 24 جولائی 2024 کو مسلمانان پاکستان کے اس متنازعہ فیصلے پر کیے گئے 10 سے زائد ریفرنسز نظر ثانی کی اپیل کے بعد مختلف دینی اداروں سے طلب کردہ قرآن و حدیث و آئین پاکستان کے مطابق مشترکہ و حتمی و دوٹوک رائے کو ہی الٹا مسترد بھی کر دیا گیا۔

فیصلے میں تمام پٹیشنرز ریفرنس دائر کرنے والے دیگر مدعیان سب کی درخواستیں بھی رد کر دی گئیں ۔ ملزم مبارک ثانی نے سپریم کورٹ سے اپنے مذہب کی ترویج کی اجازت نہیں ضمانت مانگی تھی ۔

طرفہ یہ کہ ضمانت کے ساتھ قرآن کی تحریف شدہ نسخوں کی تقسیم ہی نہیں احادیث و دیگر اسلامی نصاب میں قادیانیت کے پیوند لگا کر قادیانیت کا نصاب بنا کر اسے اسلام قرار دینے والے بدبخت منافق قادیانیوں کو خلوت و جلوت کی عجیب اصطلاحات بیان کر کے بانٹنے بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

چیف جسٹس کا یہ کہنا کہ " قادیانی مواد قادیانی مراکز میں تقسیم ہوا لہذا جرم نہیں۔"

کیا پاکستان بھر میں اپنے گھروں کے بند کمروں میں غیر آئینی و غیر قانونی قادیانی مذہب کے جرائم کی اجازت کے بعد ہر عام پاکستانی بھی بند کمرے میں جرائم زنا جوا شراب نوشی کو چار دیواری میں جرم کو جرم نہیں سمجھے گا؟ یا ایسے جرائم کی بند کمرے میں سپریم کورٹ کی اس کیس کی آڑ میں اجازت سمجھے گا؟ بند کمرے میں قتل جرم تصور نہیں ہو گا قاتل یہ فیصلہ عدلیہ کے منہ پر مارے گا کہ چیف جسٹس فرماتے ہیں بند کمرے میں اگر قادیانی جرم کر سکتا ہے تو ہمیں بھی اجازت ہے۔

اگر قادیانی 4 دیوار کے اندر جو بھی گستاخی کریں جائز ہے تو پھر 4 دیواری میں اگر کسی گستاخ کو قتل کر دیا جائے تو کیا یہ بھی جائز ہو گا؟

سیاسی جماعتوں اور ان کی اندھے محبین کو دعوت

سپریم کورٹ اگر بھٹو کے خلاف فیصلہ دے تو جیالے نہیں مانتے

اگر نواز کے خلاف فیصلہ دے تو پٹواری نہیں مانتے

اگر عمران کے خلاف فیصلہ دے تو قومِ یوتھ نہیں مانتی

اور

اگر ختم نبوت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف فیصلہ دے تو ان جماعتوں کی قیادت و چاہنے والے خاموش ہو جاتے ہیں اور کوئی اعتراض نہیں کرتے !! !!

ان جماعتوں کے چاہنے والوں سے سوال ہے کہ کیا انہوں نے قبر و حشر میں آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامنا نہیں کرنا اور کیا ان سے شفاعت کی درخواست نہیں کرنی؟ یا ان بے دینی و غدار لیڈروں کی محبت میں تم بھی بے ضمیر ہو چکے ہو؟

سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد مسلمانوں کا ردِ عمل

سپریم کورٹ کے فیصلے اور اس پر حکومتی سپورٹ سے یہ واضح ہے کہ یہ قادیانی نوازشات انگریزوں کے اشاروں اور ان کو خوش کرنے کے لیے ہیں۔ مسلمانوں کا اس پر احتجاج کرنا بالکل حق اور غیرت ایمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ کوئی صورت نکل آئے گی اگرچہ ان افسروں اور لیڈروں سے خیر کی امید نہیں۔

علمائے کرام کو اس معاملہ میں چاہیے کہ عام عوام کو قادیانیوں کے مکر و فریب سے آگاہ کیا جائے کہ یہ قادیانی کس طرح خاتم النبیین کی آیت میں تحریف کرتے ہیں تاکہ عوام اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ یہ قادیانی بھی ہمارے جیسے ہی نظریات رکھتے اور عبادات کرتے ہیں۔

الحمدللہ عوام میں قادیانیوں کے حوالے سے نفرت و بیزاری بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی ایک عرصے سے اپنی دولت کو تبلیغ میں استعمال کرنے کے باوجود کوئی کامیابی حاصل نہیں کرسکے اور نہ ہی ان شاء اللہ عزوجل آئندہ ان کو یہ نصیب ہونی ہے۔ یہ چند لیڈروں اور افسروں کو ہی کھلا پلا کر کنگلے ہو جائیں گے۔

اس ختم نبوت کے دفاع میں صحابہ کرام سے لے کر آج تک لاکھوں افراد کی قربانیاں ہیں جسے اللہ عزوجل رائیگاں نہیں ہونے دے گا۔ قرآن عظیم میں ہے ”یریدون لیطفؤا نوراللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تام فرمانے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ (القرآن الکریم، ۶۱ /۸)

دوسری جگہ ہے ”یریدون ان یطفؤا نوراللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکٰفرون“ ترجمہ: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھادیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانیں کافر۔
(القرآن الکریم، ۹ /۳۲)